سورة المائدة

آیات ۹۰ - ۹۵

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَيۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ
مِّنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ
اَنۡ يُّوۡقِعَ بَيۡنَكُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ فِى الۡخَمۡرِ وَالۡمَيۡسِرِ وَيَصُدَّكُمۡ عَنۡ
ذِكۡرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ‌ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَهُوۡنَ ﴿۹۱﴾ وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا
الرَّسُوۡلَ وَاحۡذَرُوۡا‌ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوۡلِنَا الۡبَلٰغُ
الۡمُبِيۡنُ ﴿۹۲﴾ لَيۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيۡمَا طَعِمُوۡۤا
اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوۡا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ
اَحۡسَنُوۡا‌ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ؑ ﴿۹۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَيَبۡلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ
بِشَىۡءٍ مِّنَ الصَّيۡدِ تَنَالُهٗۤ اَيۡدِيۡكُمۡ وَرِمَاحُكُمۡ لِيَعۡلَمَ اللّٰهُ مَنۡ يَّخَافُهٗ
بِالۡغَيۡبِ‌ ۚ فَمَنِ اعۡتَدٰى بَعۡدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۹۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡا لَا تَقۡتُلُوا الصَّيۡدَ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ‌ ؕ وَمَنۡ قَتَلَهٗ مِنۡكُمۡ مُّتَعَمِّدًا

فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ
الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ
اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
ذُو انْتِقَامٍ ﴿٩٥﴾

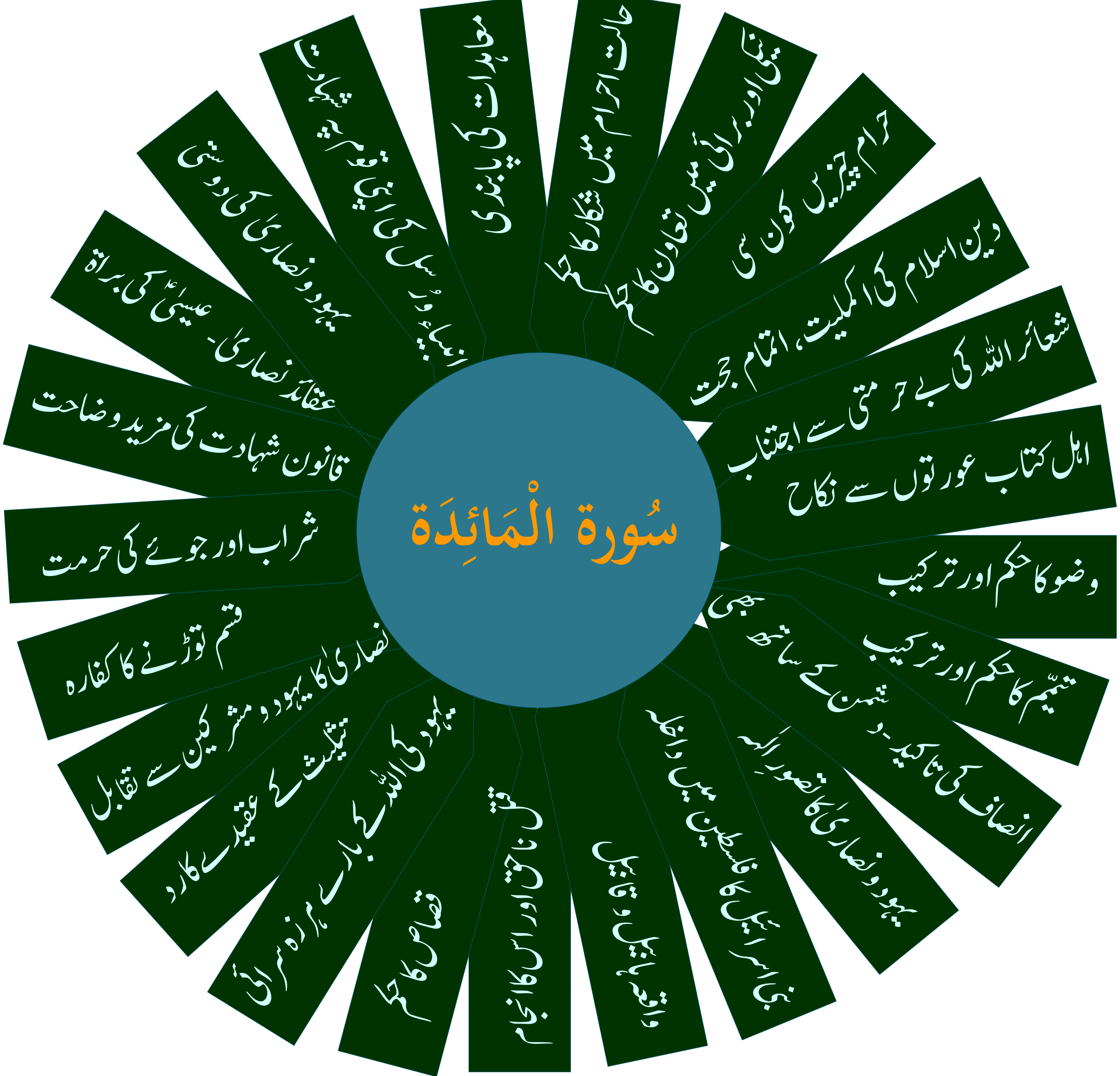
سُورة الْمَائِدَة
معاہدات کی پابندی
حالت احرام میں شکار کا حکم
نیکی اور برائی میں تعاون کا حکم
حرام چیزیں کون سی
دین اسلام کی اکملیت، اتمام حجت
شعائر اللہ کی بے حرمتی سے اجتناب
اہل کتاب عورتوں سے نکاح
وضو کا حکم اور ترکیب
تیمّم کا حکم اور ترکیب
انصاف کی تاکید۔ دشمن کے ساتھ بھی
یہود و نصاریٰ کا تصورِ الٰہ
بنی اسرائیل کا فلسطین میں داخلہ
واقعہ ہابیل و قابیل
قتلِ ناحق اور اس کا انجام
قصاص کا حکم
یہود کی اللہ کے بارے ہرزہ سرائی
تثلیث کے عقیدے کا رد
نصاریٰ کا یہود و مشرکین سے تقابل
قسم توڑنے کا کفارہ
شراب اور جوئے کی حرمت
قانون شہادت کی مزید وضاحت
عقائد نصاریٰ۔ عیسیٰؑ کی براءۃ
یہود و نصاریٰ کی دوستی
انبیاءؑ اور رسل کی اپنی قوم سے پیکار

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَ الۡمَيۡسِرُ وَ الۡاَنۡصَابُ وَ الۡاَزۡلَامُ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا - اے لوگو! جو ایمان لائے ہو

اِنَّمَا الۡخَمۡرُ - کچھ نہیں سوائے اس کے کہ شراب

خَمْر - شراب کے لیے عام لفظ

خَمَرَ - ڈھانپنا، چھپانا

شراب کو خمر اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ عقل کو ڈھانپ لیتی ہے

وَ الۡمَيۡسِرُ - اور جوا

(ي س ر) يسر - آسانی، سہولت

مَيْسر - جُوا- ہر وہ مال جو آسانی سے بغیر مشقت ہاتھ آئے

وَ الۡاَنۡصَابُ - اور استھان

نُصُب گڑھی ہوئی چیز (بت، استھان وغیرہ)

وَ الۡاَزۡلَامُ - اور فال کے تیر

زَلَم جمع أزْلام - بغیر پر کا تیر (فال نکالنے والا)

رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝٩٠

رِجۡسٌ - (ہر ایک) نجاست ہے (ر ج س) حرام اور گندی چیزوں کی نجاست

رِجۡس ایسی چیزوں کی نجاست جنہیں شریعت نے ناپاک قرار دیا

مِّنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ - شیطان کے عمل میں سے

فَاجۡتَنِبُوۡهُ - پس تم لوگ دور رہو اس سے (یعنی ہر ایک سے)

اِجتَنَبَ يَجۡتَنِبُ ، اِجۡتنابًا اجتناب کرنا، دور رہنا (VIII)

لَعَلَّكُمۡ - شائد کہ تم لوگ

تُفۡلِحُوۡنَ - فلاح پاؤ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ
رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٩٠﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے اور پانسے، یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے پرہیز کرو، امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی

O ye who believe! Intoxicants and gambling, (dedication of) stones, and (divination by) arrows, are an abomination,- of Satan's handwork: eschew such (abomination), that ye may prosper.

محمد اقبال

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ

حرمتِ شراب وجوا...

- یہاں چار چیزیں قطعی حرام کی گئی ہیں، ۱۔ شراب ، ۲۔ قمار بازی، ۳۔ وہ مقامات جو خدا کے سوا کسی دوسرے کی عبادت، قربانی یا نذر و نیاز کے لیے مخصوص ہوں، ۴۔ پانسے
- شراب اور جوئے کے احکام اس سے پہلے البقرہ میں، آستانوں اور پانسوں کا حکم المائدہ میں
- شراب۔ کے متعلق پہلے دو حکم ۲/۲۲۹ اور ۴/۴۳ میں ۔ یہ شراب کی حرمت کا قطعی حکم
- لَعَنَ اللَّهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ (أبو داود - 3674) - ” اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر اور اس کے پینے والے پر اور پلانے والے پر اور بیچنے والے پر اور خریدنے والے پر اور کشید کرنے والے پر اور کشید کرانے والے پر اور ڈھو کر لے جانے والے پر اور اس شخص پر جس کے لیے وہ ڈھو کر لے جائی گئی ہو“
- لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ

صحيح الترمذي

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ

جوا, استھان اور فال کی حرمت

- جوا (میسر)، شراب کے ساتھ ایک جڑواں بیماری – اسی لیے اس ذکر اکٹھا کیا گیا ہے
- میسر کا اطلاق ان تمام کھیلوں اور ان کاموں پر ہوتا ہے جن میں اتفاقی امور کو کمائی اور قسمت آزمائی اور تقسیم اموال و اشیاء کا ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ یہ سب حرام ہیں
- استھان کی حرمت - وہ مقامات جو خدا کے سوا کسی دوسرے کی عبادت کرنے یا خدا کے سوا کسی اور کے نام پر قربانی اور نذر و نیاز چڑھانے کے لیے مخصوص کیے گئے ہوں
- ۔ فال کی حرمت - مکہ کے لوگ جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتے تو تیروں کے ذریعے فال نکال کر معلوم کرتے کہ وہ کام ان کے لیے مناسب ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فال نکالنے کو بھی حرام کر دیا۔ فال سے آئندہ کی خبریں معلوم کرنا صرف وہم ہے، حقیقت کچھ نہیں
- یہ سب چیزیں شیطانی افعال و ایجادات ہیں۔ قرآن حکیم نے اخلاق انسانی کی پوری طرح حفاظت کی ہے اور ان تمام چیزوں کو ناجائز ٹھہرایا ہے، جو اخلاقی طور پر مذموم ہیں اور جن کا استعمال نسل انسانی کے لئے تباہ کن ہے

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ - کچھ نہیں سوائے اس کے کہ چاہتا ہے شیطان

اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ - وہ ڈال دے تمہارے درمیان

وَقَعَ واقع ہونا، گرنا، ثابت ہونا

الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ - عداوت اور دشمنی

فِی الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ - شراب سے اور جوئے سے

وَيَصُدَّكُمْ - اور (یہ کہ) وہ روکے تم کو

صَدَّ يَصُدّ ، صَدًّا روکنا

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ - اللہ کے ذکر سے

وَعَنِ الصَّلٰوةِ - اور نماز سے

اِنتَهَى يَنْتَهِي ، انتِهاءً رک جانا، باز آنا

(VIII)

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ - تو کیا تم لوگ باز آنے والے ہو

اِنَّمَا يُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّوۡقِعَ بَيۡنَكُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ فِى الۡخَمۡرِ وَ
الۡمَيۡسِرِ وَيَصُدَّكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ‌ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَهُوۡنَ ﴿۹۱﴾

شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان
عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک
دے پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے؟

Satan's plan is (but) to excite enmity and hatred between you, with intoxicants and gambling, and hinder you from the remembrance of Allah, and from prayer: will ye not then abstain?

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

شراب اور جوئے کے تین یقینی نتائج   یہ تینوں باتیں اس آیتِ کریمہ میں

1. شیطان یہ چاہتا ہے کہ تمہارے اندر عداوت اور بغض پیدا کر دے
2. تمہیں ذکر اللہ سے روکے
3. تمہارا تعلق نماز سے توڑ دے

- اسلامی معاشرے کی تمام تر قوت انہی تینوں باتوں میں مضمر ہے
- اگر معاشرے میں بغض اور عداوت پیدا ہو جائے تو معاشرہ بکھر کے رہ جاتا ہے اور اسلامی اخوت جو مسلمانوں میں اللہ کا خاص کرم ہے، وہ تباہ ہو جاتی ہے
- اسلامی معاشرے کی تمام تر مضبوطی اور اس کے سمت سفر کا تعین اس کا دار ومدار اللہ کی یاد کے باقی رہنے پر ہے، اس یاد کی عملی شکل اور اس کی ابتدائی اور آخری صورت نماز ہے۔
- اسلامی معاشرے کا ان تینوں قوتوں سے بے بہرہ ہو جانا، یہ مسلمانوں کے لیے قیامت سے پہلے قیامت ہے۔

اِنَّمَا يُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّوۡقِعَ بَيۡنَكُمُ الۡعَدَاوَةَ وَ الۡبَغۡضَآءَ فِى الۡخَمۡرِ وَالۡمَيۡسِرِ وَيَصُدَّكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ

- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلاَةِ وَالصَّدَقَةِ " . قَالُوا بَلَى . قَالَ " صَلاَحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ "
- ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
- کیا میں تمہیں نماز و روزا اور صدقہ سے بھی افضل عمل نہ بتاؤں، لوگوں نے کیوں نہیں آپ ﷺ نے فرمایا " آپس میں صلح و صفائی رکھنا کیونکہ آپس میں فساد رکھنا (دین) کو توڑ دینے والا عمل ہے" (جامع الترمذي - ٢٥٠٩)
- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر سوموار اور جمعرات کو (بارگاہ الٰہی میں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں، پس اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ سوائے اس شخص کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان دشمنی اور کینہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ان دونوں کو چھوڑ دو، یہاں تک کہ یہ صلح کر لیں (صحيح مسلم كتاب البر والصلة)

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿٩١﴾

- ایک استفہام تقریری - سخت انداز میں
- شراب اور جوئے کے بارے میں ایک واضح ہدایت قبل ازیں آچکی تھی جس میں اللہ تعالیٰ کی مصلحت، مشیّت اور شریعت کا رخ واضح ہو گیا تھا (فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ)
- پھر اگلا حکم آیا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ
- دین کا اہم ترین ستون نماز ہے اور یہ شراب نماز سے روک رہی ہے، تو تمہیں یہ چھوڑ دینی چاہیے تھی۔
- اب اس سلسلے میں آخری بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ گئی ہے
- کیا ان تمام تاکیدوں کے باوجود بھی ان دو عظیم گناہوں کو ترک کرنے کے بارے میں کسی شک یا تردد کی کوئی گنجائش رہ گئی ہے؟

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ - اور تم اطاعت کرو اللہ کی

وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ - اور اطاعت کرو رسول کی

وَاحْذَرُوْا - اور محتاط رہو

حَذَرَ يَحْذَرُ ، حَذَرًا محتاط ہونا، ڈرنا

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ - پھر اگر تم منہ موڑتے ہو

فَاعْلَمُوْٓا - تو جان لو

اَنَّمَا - کہ کچھ نہیں مگر

عَلٰى رَسُوْلِنَا - ہمارے رسول پر

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ - پہنچا دینا کھول کر

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٩٢﴾

اللہ اور اُس کے رسول کی بات مانو اور باز آ جاؤ، لیکن اگر تم نے حکم
عدولی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول پر بس صاف صاف حکم پہنچا
دینے کی ذمہ داری تھی

Obey Allah, and obey the Messenger, and beware (of evil): if ye do turn back, know ye that it is Our Messenger's duty to proclaim (the message) in the clearest manner.

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت

- ان محرمات کے بارے میں جس طرح تفصیل سے بات کی گئی ہے، جہاں تک سمجھانے اور مختلف پیرایوں میں شرعی احکام کی وضاحت کا تعلق تھا اس سلسلے میں حجت تمام ہو چکی
- اب اگر کوئی اطاعت کے بجائے معصیت کا راستہ اختیار کرے تو وہ اللہ کے حضور اپنی ذمہ داری کے حوالے خود جوابدہ ہو گا
- رسول کی ذمہ داری تو صرف خدا کے امر و نہی سے واضح طور پر آگاہ کر دینا ہے اور یہ فرض رسول نے ادا کر دیا جس کے بعد تم پر پر اللہ کی طرف سے حجت پوری ہو چکی۔
- اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت جس کا یہاں حکم دیا گیا ہے ہی وہ اصول ہے جس کی طرف تمام معاملات لوٹتے ہیں
- اس سے جو رو گردانی کرے گا وہ نتائج کا خود ذمہ دار ہو گا

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا

لَيْسَ - نہیں ہے

عَلَى الَّذِيْنَ - ان پر

اٰمَنُوْا - ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - اور عمل کیے نیک

جُنَاحٌ - کوئی گناہ

جُنَاح گناہ کی طرف میلان رکھنا۔ حرج کے معنی میں آتا ہے

فِيْمَا طَعِمُوْٓا - اس میں جو کھایا پیا

اِذَا مَا - جبکہ وہ جو

اتَّقَوْا - انھوں نے تقویٰ کیا

وَّ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّ اَحۡسَنُوۡا ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۹۳﴾ ؑ

وَّ اٰمَنُوۡا - اور ایمان لائے

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - اور عمل کیے نیک

ثُمَّ اتَّقَوۡا - پھر انھوں نے (مزید) تقویٰ کیا

وَّ اٰمَنُوۡا - اور (مزید) ایمان لائے (یعنی پختہ کیا)

ثُمَّ اتَّقَوۡا - پھر (مزید) تقویٰ کیا

وَّ اَحۡسَنُوۡا - اور انہوں نے نیکو کاری کی

وَ اللّٰہُ - اور اللہ تعالیٰ

یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ - پسند فرماتا ہے احسان کرنے والوں کو

لَيۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيۡمَا طَعِمُوۡۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ
اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوۡا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحۡسَنُوۡا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الۡمُحۡسِنِيۡنَ ؑ ﴿۹۳﴾

جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کرنے لگے انہوں نے پہلے جو کچھ کھایا پیا تھا
اس پر کوئی گرفت نہ ہوگی بشرطیکہ وہ آئندہ اُن چیزوں سے بچے رہیں جو حرام کی گئی
ہیں اور ایمان پر ثابت قدم رہیں اور اچھے کام کریں، پھر جس جس چیز سے روکا جائے
اس سے رکیں اور جو فرمان الٰہی ہو اُسے مانیں، پھر خدا ترسی کے ساتھ نیک رویہ
رکھیں اللہ نیک کردار لوگوں کو پسند کرتا ہے

On those who believe and do deeds of righteousness there is no blame for what they ate (in the past), when they guard themselves from evil, and believe, and do deeds of righteousness,- (or) again, guard themselves from evil and believe,- (or) again, guard themselves from evil and do good. For Allah loveth those who do good.

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا ....

شریعت میں تدریج۔ لوگوں کی سہولت کے لیے

- یہ آیتِ کریمہ قرآن مجید کے فلسفہ و حکمت کے ضمن میں بہت بنیادی اہمیت کی حامل
- شراب اور دیگر محرمات کے بارے میں جس زجر و توبیخ کے انداز سے مخاطب کیا گیا اس سے صحابہ کرامؓ کو تشویش لاحق ہو گئی کہ ہم جو اتنے عرصے تک شراب پیتے رہے تو اس کی نجاست تو ہماری ہڈیوں میں سرایت کر گئی ہو گی تو اب ہم کیسے پاک ہوں گے؟
- (اس طرح کی تشویش تحویلِ قبلہ کے وقت بھی ہوئی کہ پہلی کی نمازوں کا کیا ہو گا؟)
- کسی شے کی حرمت کے قطعی حکم آنے سے پہلے جو کچھ کھایا پیا گیا، اس کا کوئی گناہ ان پر نہیں رہے گا۔ یہ کوئی ہڈیوں میں بیٹھ جانے والی شے نہیں ہے
- یہ شرعی اور اخلاقی قانون (Moral Law) کا معاملہ ہے، طبعی قانون (Physical Law) کا نہیں ہے ۔ گناہ احد پہاڑ کے برابر بھی ہوں تو (اخلاقی قانون) سچی توبہ سے بالکل صاف ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ایسی کسی تشویش کو بالکل اپنے قریب مت آنے دو

(اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ)

لَیْسَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا ...

تقویٰ کی تکرار

- اس آیت میں تقویٰ کو تین مرتبہ دہرایا گیا ہے۔ پہلے تقوی ایمان اور عمل صالح، پھر تقوی اور ایمان فقط اور پھر تقوی اور احسان
- اس آیت میں اس انداز میں تقویٰ کی تکرار کیوں ؟
- تقویٰ وہ روح (spirit) اور وہ قوت محرکہ (driving force) ہے جو انسان کو نیکی کی طرف لے جاتی ہے، نیکی پہ ابھارتی ہے اور اس میں ترقی مدارج کا باعث بنتی ہے
- اس آیت میں ۔پہلا تقویٰ، ایمان اور عمل صالح کا باعث بنا

  پھر مزید تقویٰ پیدا ہوا جس سے یقین والا پختہ ایمان پیدا ہوا (دوسرا تقویٰ)

  پھر تقویٰ میں مزید ترقی ہوئی اور انسان احسان کے درجے پہ فائز ہو گیا (تیسرا تقویٰ)
- ابن جریرؒ کے مطابق ۔پہلا تقویٰ، اللہ کے احکام کو قبول کرنا اور ان پر عمل کرنا، دوسرا تقویٰ خداخوفی سے اس پر ثابت قدم رہنا اور تیسرا تقویٰ وہ جس سے احسان کا درجہ حاصل ہو

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو

لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ - ضرور تمہیں آزمائے گا اللہ

بَلَا يَبْلُو ، بَلاءً - آزمانا

بِشَیْءٍ - کسی چیز سے

صَيْد- شکار، وہ جانور جو وحشی ہوں اور عادۃً انسانوں کے پاس نہ رہتے ہوں

مِّنَ الصَّيْدِ - شکار میں سے

تَنَالُهٗٓ - پہنچیں گے جس کو

نَالَ يَنَالُ ، نَيْلاً- پانا، حاصل کرنا، پہنچنا

اَيْدِيْكُمْ - تمہارے ہاتھ

وَ رِمَاحُكُمْ - اور تمہارے نیزے

رُمح کی جمع ، معنی نیزہ (spears)

لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾

لِيَعْلَمَ اللّٰهُ - تاکہ جان لے اللہ

مَنْ يَّخَافُهٗ - کون ڈرتا ہے اس سے

بِالْغَيْبِ - بن دیکھے

فَمَنِ اعْتَدٰى - پھر جو زیادتی کرے گا

بَعْدَ ذٰلِكَ - اس کے بعد

فَلَهٗ - تو اس کے لیے ہے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ - ایک دردناک عذاب

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَيَبۡلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَىۡءٍ مِّنَ الصَّيۡدِ تَنَالُهٗۤ اَيۡدِيۡكُمۡ وَ
رِمَاحُكُمۡ لِيَعۡلَمَ اللّٰهُ مَنۡ يَّخَافُهٗ بِالۡغَيۡبِ‌ۚ فَمَنِ اعۡتَدٰى بَعۡدَ ذٰ لِكَ
فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۹۴﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ تمہیں اُس شکار کے ذریعہ سے سخت آزمائش میں
ڈالے گا جو بالکل تمہارے ہاتھوں اور نیزوں کی زد میں ہوگا، یہ دیکھنے کے لیے کہ تم
میں سے کون اس سے غائبانہ ڈرتا ہے، پھر جس نے اس تنبیہ کے بعد اللہ کی مقرر کی
ہوئی حد سے تجاوز کیا اُس کے لیے دردناک سزا ہے

O ye who believe! Allah doth but make a trial of you in a little matter of game well within reach of game well within reach of your hands and your lances, that He may test who feareth him unseen: any who transgress thereafter, will have a grievous penalty.

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ....

- اس سورۃ مبارکہ کے شروع میں حالت احرام میں شکار کرنے کی ممانعت آچکی ہے....
- اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جو حقائق منکشف فرمائے ہیں وہ انسانی سیرت و کردار یعنی تقویٰ کے لیے انتہائی ضروری ہیں۔ ان کے بغیر انسانی سیرت و کردار کی تعمیر اولاً تو ہو نہیں سکتی اور اگر کسی حد تک ہو بھی جائے تو وہ دیر پا ثابت نہیں ہوتی۔

1. تمہاری سیرت و کردار کی تعمیر، تقویٰ پیدا کرنے اور اس کو مستحکم بنانے کے لیے تمہیں آزمایا جائیگا (کسی نظریے سے وابستگی کا دعویٰ بغیر آزمائش کے غیر مسلمہ ہے)
2. یہ آزمائش دو حوالوں سے ۔ ایک یہ کہ سچے جھوٹے اور کھرے کھوٹے کی پہچان کے لیے ان آزمائشوں سے گذارا جاتا ہے، دوسرا یہ کہ انسانی سیرت و کردار کی پختگی اور اسے جلا دینے کے لیے آزمائشوں کے مراحل انتہائی ضروری ہوتے ہیں

- اللہ تعالیٰ ایسے ایک شکار سے آزمائے گا اور وہ شکار اتنی فراوانی سے تمہارے دائیں بائیں ہوگا کہ تم چاہو تو آگے بڑھ کر اسے پکڑ سکو گے اور چاہو تو نیزوں سے شکار کر سکو گے

لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾

- ایسی آزمائشوں کے ذریعے اس امت کو آزمانا اور آزما کر تربیت دینا یہ اللہ تعالیٰ کی بہت ہی بڑی اور کھلی مہربانی ہے

اللہ پر ایمان کی کیفیت اور اس کے ثمرات -اللہ کو بن دیکھے ماننا، اس کی صفات کا یقین رکھنا، ہر وقت اس کی ذات کو مستحضر رکھنا، اپنی تنہائیوں کو اس کی یاد سے آباد رکھنا، اپنی ذات کو ہر وقت اس کی دسترس میں سمجھنا اور اپنے دل و دماغ کے خیالات تک کو اس کے علم کی گرفت میں جاننا، یہ وہ تصورات ہیں جن کے نتیجے میں دل و دماغ میں وہ جوہر پیدا ہوتا ہے، جو ایک مضبوط سیرت و کردار یعنی تقویٰ کو جنم دیتا ہے

- اب بھی اگر کوئی اللہ کی حدود سے تجاوز کرتا ہے تو اس کے لئے دردناک سزا کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس کے سوا وہ اور کس انجام کا مستحق ہے اس لئے کہ وہ خود اپنے لئے یہ سزا اختیار کرتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو

لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ - نہ قتل کرو شکار کو

وَاَنْتُمْ حُرُمٌ - اس حال میں کہ تم احرام میں ہو

وَمَنْ - اور جو

قَتَلَهٗ مِنْكُمْ - قتل کرے گا اس کو تم میں سے

مُّتَعَمِّدًا - جانتے بوجھتے ہوئے (ع م د)

تَعَمَّدَ يَتَعَمَّدُ ، تَعَمُّدًا
(V)
جان بوجھ کر کوئی کام کرنا

فَجَزَآءٌ - تو اس کی جزا ہے

مِّثْلُ مَا قَتَلَ - اس کے جیسا جو اس نے قتل کیا

مِنَ النَّعَمِ يَحۡكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ هَدۡيًا بٰلِغَ الۡكَعۡبَةِ اَوۡ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيۡنَ اَوۡ عَدۡلُ ذٰلِكَ

مِنَ النَّعَمِ - مویشی میں سے

يَحۡكُمُ بِهٖ - فیصلہ کریں جس کا

ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ - دو انصاف والے تم سے

هَدۡيًا بٰلِغَ الۡكَعۡبَةِ - ہدیہ (قربانی) پہنچنے والی کعبہ کو

اَوۡ كَفَّارَةٌ - یا کفارہ (واجب) ہے

طَعَامُ مَسٰكِيۡنَ - مسکینوں کا کھانا

اَوۡ عَدۡلُ ذٰلِكَ - یا برابر اس کے

صِيَامًا - روزے رکھنا ہے

صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾

لِّيَذُوقَ - تاکہ وہ چکھے

ذَاق يَذُوقُ ، ذَوْقًا ... چکھنا، تجربہ کرنا

وَبَالَ اَمْرِهٖ - اپنے کام کا وبال

وَبَل/وابِل موٹے قطروں والی سخت بارش

پھر اسکا اطلاق مشکل، شاق اور سخت کام پر بھی ۔ سزا و عذاب میں چونکہ سختی، اس لیے وبال

عَفَا اللّٰهُ - در گزر کیا اللہ نے

عَمَّا سَلَفَ - اس سے جو پہلے گزرا

وَ مَنْ عَادَ ۔ اور جو دوبارہ کرے گا

عَود کسی کام کی ابتدا کرکے دوبارہ اسکی طرف پلٹنا

فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ - تو انتقام لے گا اللہ اس سے

اِنتَقَمَ انتقام لینا (VIII)

وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ - اور اللہ بالادست انتقام والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡتُلُوا الصَّيۡدَ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ‌ ؕ وَمَنۡ قَتَلَهٗ مِنۡكُمۡ مُّتَعَمِّدًا
فَجَزَآءٌ مِّثۡلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحۡكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ هَدۡيًاۢ بٰلِغَ الۡـكَعۡبَةِ
اَوۡ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيۡنَ اَوۡ عَدۡلُ ذٰ لِكَ صِيَامًا لِّيَذُوۡقَ وَبَالَ اَمۡرِهٖ‌ ؕ عَفَا اللّٰهُ
عَمَّا سَلَفَ‌ ؕ وَمَنۡ عَادَ فَيَنۡتَقِمُ اللّٰهُ مِنۡهُ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ﴿۹۵﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! احرام کی حالت میں شکار نہ مارو، اور اگر تم میں سے کوئی
جان بوجھ کر ایسا کر گزرے تو جو جانور اس نے مارا ہو اُسی کے ہم پلہ ایک جانور اُسے
مویشیوں میں سے نذر دینا ہوگا جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل آدمی کریں گے، اور
یہ نذرانہ کعبہ پہنچایا جائے گا، یا نہیں تو اِس گناہ کے کفارہ میں چند مسکینوں کو کھانا
کھلانا ہوگا، یا اس کے بقدر روزے رکھنے ہوں گے، تاکہ وہ اپنے کیے کا مزہ چکھے پہلے جو
ہو چکا اُسے اللہ نے معاف کر دیا، لیکن اب اگر کسی نے اس حرکت کا اعادہ کیا تو اس
سے اللہ بدلہ لے گا، اللہ سب پر غالب ہے اور بدلہ لینے کی طاقت رکھتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡتُلُوا الصَّيۡدَ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ وَمَنۡ قَتَلَهٗ مِنۡكُمۡ مُّتَعَمِّدًا
فَجَزَآءٌ مِّثۡلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحۡكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ هَدۡيًاۢ بٰلِغَ الۡـكَعۡبَةِ
اَوۡ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيۡنَ اَوۡ عَدۡلُ ذٰ لِكَ صِيَامًا لِّيَذُوۡقَ وَبَالَ اَمۡرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ
عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنۡ عَادَ فَيَنۡتَقِمُ اللّٰهُ مِنۡهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ﴿۹۵﴾

O ye who believe! Kill not game while in the sacred precincts or in pilgrim garb. If any of you doth so intentionally, the compensation is an offering, brought to the Ka'ba, of a domestic animal equivalent to the one he killed, as adjudged by two just men among you; or by way of atonement, the feeding of the indigent; or its equivalent in fasts: that he may taste of the penalty of his deed. Allah forgives what is past: for repetition Allah will exact from him the penalty. For Allah is Exalted, and Lord of Retribution.

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ

حالت احرام میں شکار کی ممانعت

- حالتِ احرام میں شکار کرنا حرام ہے
- حرم کی حدود میں شکار کرنا بھی حرام ہے چاہے احرام کی حالت ہو یا نہ ہو
- شکار خواہ مُحْرِم خود کرے یا کسی دوسرے کو شکار میں کسی طور پر مدد دے، دونوں باتیں حالت احرام میں منع ہیں
- اگر کوئی اور آدمی مُحرم کی خاطر شکار کرے، تب بھی اس کا کھانا مُحرم کے لیے جائز نہیں
- اگر کسی شخص نے اپنے لیے خود شکار کیا ہو اور پھر وہ اس میں سے مُحرم کو بھی تحفتاً کچھ دے دے تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔
- شکار نہ کرنے کے اس حکم سے موذی جانور مستثنیٰ ہیں۔ مثلاً چوہا، سانپ، بچھو، باولا کتا، کوا، چیل یا کوئی بھی جانور جو حملہ کرنے کا عادی ہو ایسے تمام نقصان پہنچانے والے جانور حالت احرام میں بھی مارے جاسکتے ہیں (بخاری-ابو اب العمرة- باب مایقتل المحرم من الدواب)

وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ

حالت احرام میں شکار کا کفارہ - اگر کوئی آدمی حالت احرام میں ہونے کے باوجود عمداً اس گناہ کا ارتکاب کرے تو کفارہ ادا کرے، اس کفارے کی تین صورتیں ہیں:

1. جس طرح کا جانور اس نے شکار کیا ہے، اسی قبیل کا جانور گھریلو چوپایوں میں سے کفارہ کے طور پر قربان کرے اور اسے کعبہ شریف یعنی حرم کی حدود میں پہنچایا جائے
2. اگر جانور کی قربانی مشکل ہو جائے تو اس جانور کی قیمت کی نسبت سے مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے
3. اگر مندرجہ بالا صورت بھی اس کے لیے دشوار ہو تو آخری درجہ میں اتنے روزے رکھے، جتنے مسکینوں کو کھانا کھلانا اس پر عائد ہوتا ہے۔

- اس حکم کے نزول سے پہلے جو ہو چکا ہو تو ہو چکا، چونکہ وہ حکم آنے سے پہلے کی بات ہے جس پر گرفت نہیں لیکن اب حکم آنے کے بعد یہ آزمائش لوگوں کی وفاداری کا امتحان ہے جس کی خلاف ورزی یا ان سے بے پروائی کی سزا بھی سخت ہے۔

حالت احرام میں شکار کی حرمت کا فلسفہ

1. حج اور عمرہ کی عبادات انسان کو مادی دنیا سے جدا کرکے روحانیت و معنویت کے ایک ایسے ماحول میں لے جاتے ہیں جو اس کے رب سے اسے قریب کر دیتی ہیں

- ← مادی زندگی کے مرغوبات، جنگ وجدل، جھگڑے فساد، جنسی خواہشات اور مادی لذات حج و عمرہ کے مراسم میں چھوڑنا پڑتی ہیں اور انسان قربِ الٰہی کی ریاضت میں مشغول ہو جاتا ہے
- ← ایسا دکھائی دیتا ہی کہ حالت احرام میں حرمت شکار بھی مقصد کے ماتحت ہے

2. ہر سال لاکھوں افراد حج و عمرہ کا قصد کرتے ہیں اور مقدس سرزمین کا سفر کرتے ہیں، راستے میں اور وہاں شکار سے منع کا حکم اس علاقے کے جانوروں کی نسل کی بقاکے لئے ایک قسم کی حفاظت و ضمانت بھی ہے

3. حالت احرام کے علاوہ بھی حرم میں شکار اور اسی طرح اس کے درختوں اور گھاس پھونس کے اکھاڑنے یا کاٹنے کے ممنوع ہونے کا حکم ماحول کی حفاظت اور اس علاقے کے سبزہ زاروں اور جانوروں کو فنا و نابودی سے بچانے کے مسئلہ سے مناسبت رکھتا ہے